روزنامہ ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 10 مئی 2012ء 18 جمادی الثانی 1433 ہجری 10 ہجرت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 108

نماز سے اعانت الٰہی

خداتعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (اللہ سے) صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (البقرہ:154)
اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔ (البقرہ:46)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت میاں امام الدین سیکھوانی بیان کرتے ہیں کہ:
حضرت مسیح موعود کے وقت میں حافظ معین الدین عرف منا (منادی) مقرر تھا۔ اور کچھ وقت احمد نور کابلی بھی (منادی) رہے ہیں۔ اور میں بھی کچھ عرصہ (نداء) دیتا رہا ہوں۔ اور دوسرے دوست بھی بعض وقت (نداء) دیتے تھے۔ گویا اس وقت منادی کافی تھے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ دو (منادی) ایک ہی وقت میں (نداء) دینے کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ ایک روز ایک شخص نے (نداء) دینی شروع کی۔ تو حافظ معین الدین نے بھی شروع کر دی۔ پھر حافظ صاحب ہی (نداء) دیتے رہے اور دوسرا شخص خاموش ہو گیا۔ اس وقت شوق کی وجہ سے (منادیوں) میں بھی جھگڑا ہوتا رہتا تھا۔ ایک کہتا تھا کہ میں نے (نداء) دینی ہے اور دوسرا کہتا تھا میں نے دینی ہے۔ بعض وقت مولوی عبدالکریم صاحب (نداء) دیدیا کرتے تھے۔
(سیرت المہدی جلد 3ص284)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان فرماتے ہیں:
حضرت مسیح موعود نمازوں کے اوقات کی پابندی کا پورا خیال رکھتے تھے۔ پانچوں وقت کی نماز کے واسطے (بیت الذکر) میں تشریف لاتے تھے مگر وضو ہمیشہ گھر میں کر کے (بیت الذکر) جاتے تھے۔ جمعہ کے دن پہلی سنتیں بھی گھر میں پڑھ کر (بیت الذکر) تشریف لے جایا کرتے تھے۔ جب تک (بیت) مبارک تیار نہیں ہوئی۔ آپ سب نمازوں کے واسطے بڑی (بیت) اقصیٰ کو تشریف لے جایا کرتے تھے۔
(روزنامہ الفضل 3 جنوری 1931ء)

حضور کے دعویٰ مسیحیت کے ایام کا ذکر کرتے ہوئے حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی تحریر فرماتے ہیں:
میں آپ کی خدمت میں تین مہینے تک رہا اس زمانہ میں حضرت اقدس سخت بیمار تھے اور نماز باجماعت کا اس حالت بیماری اور ضعف میں نہایت التزام رکھتے تھے۔
پھر فرماتے ہیں میں 1882ء سے حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اس وقت کچھ کسی قدر ریش وبروت آیا تھا تب سے وفات کے کچھ ماہ پیشتر تک حاضر خدمت رہا ہمیشہ نماز باجماعت کا حضرت کو پابند پایا۔ (تذکرۃ المہدی ص70,69)

حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت مسیح موعود بیت مبارک میں نماز صبح کے وقت کچھ پہلے تشریف لے آئے ابھی کوئی روشنی نہ ہوئی تھی۔ اس وقت آپ بیت کے اندر اندھیرے میں ہی بیٹھے رہے۔ پھر جب ایک شخص نے آ کر روشنی کی تو فرمانے لگے کہ دیکھو روشنی کے آگے ظلمت کس طرح بھاگتی ہے۔
(سیرت المہدی جلد 3ص284)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب بیان کرتے ہیں کہ قدیم (بیت مبارک) میں حضرت مسیح موعود نماز جماعت میں ہمیشہ پہلی صف کے دائیں طرف دیوار کے ساتھ کھڑے ہوا کرتے تھے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے آج کل موجودہ (بیت) مبارک کی دوسری صف شروع ہوتی ہے۔ یعنی بیت الفکر کی کوٹھری کے ساتھ ہی مغربی طرف۔ امام اگلے حجرہ میں کھڑا ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ بیت کی توسیع ہوگئی یہاں بھی آپ دوسرے مقتدیوں سے آگے امام کے پاس ہی کھڑے ہوتے رہے (بیت) اقصیٰ میں جمعہ اور عیدین کے موقعہ پر آپ صف اول میں عین امام کے پیچھے کھڑے ہوا کرتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد 3ص268)

صحبت میں بہت بڑی تاثیر ہے

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:
''صحبت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے جو اندر ہی اندر ہوتا چلا جاتا ہے..... کیونکہ صحبت میں تاثیر ہوتی ہے۔ اسی طرح پر جو شخص شراب خانہ میں جاتا ہے خواہ وہ کتنا ہی پرہیز کرے اور کہے کہ میں نہیں پیتا ہوں لیکن ایک دن آئے گا کہ وہ ضرور پئے گا۔ پس اس سے کبھی بے خبر نہیں رہنا چاہئے کہ صحبت میں بہت بڑی تاثیر ہے''۔
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 505)
(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

داخلہ طاہر پرائمری سکول

طاہر آباد شرقی ربوہ

(ایوننگ کلاس)
محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال طاہر پرائمری سکول میں ایوننگ کلاسز کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ داخلہ کے لئے فارمز کے حصول داخلہ ٹیسٹ و کلاسز کے آغاز کیلئے شیڈیول درج ذیل ہوگا۔
☆ داخلہ فارم 16 مئی 2012ء تک حاصل کر کے جمع کروانے ہوں گے۔
☆ داخلہ ٹیسٹ برائے کلاسز پریپ اول دوم 20 مئی 2012ء کو بوقت 1:00 تا 3:00 بجے دوپہر ہوگا۔
☆ داخلہ ٹیسٹ برائے کلاسز سوم، چہارم، پنجم 21 مئی 2012ء کو بوقت 1:00 تا 3:00 بجے دوپہر ہوگا۔
☆ میرٹ لسٹ 24 مئی 2012ء کو بوقت 12:00 بجے دوپہر لگائی جائے گی۔
☆ کلاسز کا آغاز 28 مئی 2012ء کو سے ہوگا۔
☆ داخلہ فارمز سکول میں جمع کرواتے وقت اس کے ہمراہ تصدیق شدہ برتھ سرٹیفکیٹ کی کاپی ضرور جمع کروائیں۔
☆ داخلہ ٹیسٹ کیلئے ٹیسٹ پیٹرن سکول سے حاصل کریں۔ (نظارت تعلیم)

مکرم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بعض پاکیزہ شمائل

حضرت میاں صاحب کی صحبت میں مجھے ایک عرصے تک رہنے کا موقع ملا ہے۔ 37-1936ء میں جب ہماری جماعت کے خلاف احرار کی شورش زوروں پر تھی اور احرار کے علاوہ انگریزی گورنمنٹ کے بعض اعلیٰ حکام بھی جماعت کی شدید مخالفت پر تلے ہوئے تھے۔ انہیں دنوں اس فتنے کے مقابلے کے شعبہ کے انچارج حضرت میاں صاحب تھے۔ اکثر اوقات دفتر ٹائم کے بعد بھی اپنے کام میں دیر تک مصروف رہتے تھے۔ انہیں یہ کبھی بھی خیال نہیں آتا تھا کہ دفتر کب لگتا ہے اور کب بند ہوتا ہے بلکہ آپ کے پیشِ نظر ہمیشہ کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانا اور ضروری امور کو پورے طور پر سرانجام دینا ہوتا تھا۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ آپ دفتر میں تشریف لاتے اور کسی اہم دفتری ضرورت کی بناء پر آپ کو باہر جانا پڑ جاتا تھا اور دوپہر کے وقت جب آپ کا کھانا دفتر میں پہنچتا تو آپ کھانا کھانے کے لئے واپس تشریف نہ لاتے یہاں تک کہ شام ہو جاتی اور پھر آپ تشریف لا کر پوچھتے کہ کیا میرا کھانا آیا تھا؟ میں عرض کرتا کہ جی ہاں! کھانا آیا تھا اور موجود ہے۔ آپ فرماتے اب کیا کھانا ہے۔ ایک دفعہ آپ مجھے حکم دے گئے کہ جب تک میں واپس نہ آؤں آپ دفتر سے باہر نہ جائیں۔ چنانچہ دوپہر تک آپ واپس تشریف نہ لائے آپ کا کھانا آ گیا اور میں کھانا کھانے کے لئے اپنے گھر نہ جاسکا۔ اس کے بعد ظہر کا وقت ہو گیا اور حضرت میاں صاحب پھر بھی تشریف نہ لائے۔ اس پر میں نے آپ کا کھانا خود کھا لیا لیکن جونہی میں کھانا کھا کر بیٹھا۔ حضرت میاں صاحب تشریف لے آئے آپ نے آتے ہی پوچھا کہ میرا کھانا آیا تھا؟ میں نے کہا ہاں جی! کھانا آیا تھا۔ فرمانے لگے کہاں ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے کھا لیا ہے اور یہ جواب دیتے وقت میری قلبی کیفیت کا جو عالم تھا اس کو صرف میں ہی جانتا ہوں۔ مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں حضرت میاں صاحب ناراض نہ ہوں۔ میں اسی فکر میں آپ کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا کہ دیکھوں آپ کیا فرماتے ہیں۔ لیکن سبحان اللہ جونہی کہ میری نگاہ آپ کے چہرے پر پڑی۔ میں نے دیکھا کہ میرے اس جواب پر کہ کھانا میں نے کھا لیا ہے۔ آپ کے چہرے پر ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی اور نہایت محبت اور شفقت سے فرمایا آپ نے بہت اچھا کیا اور یہ کلمات آپ نے اس انداز میں فرمائے جو میرے دل پر آج تک منقوش ہیں۔

حضرت میاں صاحب کے اخلاق اور عادات اتنے شیریں اور دلکش تھے کہ ان کے ساتھ کام کرتے ہوئے کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی کوئی کلفت محسوس نہیں ہوئی۔ جونہی آپ تشریف لاتے نہایت پُرسکون اور شیریں لہجہ کے ساتھ بشاشت سے بات فرماتے۔ آپ کے انداز گفتگو کا جب بھی میں تصور کرتا ہوں تو مجھے ہمیشہ ایک واقعہ یاد آ جاتا ہے اور وہ واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ صدیق جب مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے جا رہے تھے تو راستے میں انہیں ایک ام معبد نامی عورت کے پاس ذرا ستانے کے لئے ٹھہرنا پڑا۔ اس کے گھر کے افراد اپنا ریوڑ وغیرہ لے کر جنگل میں جا چکے تھے اور گھر میں ایک کمزور سی بکری کھڑی ہوئی تھی۔ ام معبد سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کے پاس دودھ ہے؟ اس نے کہا نہیں یہ بکری جو کھڑی ہے اس کے نیچے دودھ نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم بکری سے دودھ دوہ لیں۔ اس نے کہا بڑی خوشی سے اگر کچھ ہے تو بیشک نکال لیں۔ آنحضرت ﷺ نے خود اپنے دست مبارک سے اس بکری کو دوہا اور ایک اچھا بھلا برتن دودھ سے بھر لائے وہ عورت یہ کیفیت دیکھ کر محو حیرت ہو گئی۔ شام کو جب اس کے گھر کے افراد واپس آئے تو اس نے ان کے سامنے آنحضرت ﷺ کا جن الفاظ میں نقشہ کھینچا ہے وہ نہایت دلکش ہے منجملہ دیگر امور کے اس نے ایک بات یہ بھی کہی کہ آپ کی زبان سے موتی جھڑتے تھے۔

جب حضرت میاں صاحب گفتگو فرماتے تھے تو آپ کا انداز بھی ایسا ہی ہوتا تھا۔ حضرت میاں صاحب کو آنحضور ﷺ سے انتہائی عشق تھا اور عموماً احادیث نبویہ کا بہت شوق سے مطالعہ فرمایا کرتے تھے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ قادیان میں ڈاکٹر احسان الٰہی صاحب کی دکان میں ایک کرسی پر تشریف فرما تھے۔ میں جب وہاں سے گزرا تو میں نے آگے بڑھ کر حضرت میاں صاحب سے مصافحہ کیا آپ نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ روزانہ میرے مکان پر آ کر مجھے ترمذی شریف سنایا کریں۔ چنانچہ آپ کے اس ارشاد کے مطابق میں روزانہ جاتا اور کچھ وقت تک حدیث شریف سناتا رہتا۔ آپ حدیث شریف سنتے ہوئے بعض ایسے لطیف نکات بیان فرماتے تھے جو ہم نے کبھی اپنے بزرگ اساتذہ سے بھی نہ سنے تھے۔ یہ 1947ء کا واقعہ ہے۔ یہ سلسلہ کچھ روز تک جاری رہا۔ اس کے بعد مشرقی پنجاب میں فسادات شروع ہونے لگ گئے۔ اسی دوران میں مجھے ایک دن مرکز کی طرف سے حکم ملا کہ تم فلاں کام کے لئے مغربی پنجاب میں جاؤ اور ادھر میری اہلیہ صاحبہ کو ایک چٹھی موصول ہوئی کہ تمہیں اپنے خاوند کے ساتھ جانے کی اجازت ہے۔ مرکز کی طرف سے مجھے مبلغ پچاس روپے برائے اخراجات سفر ملے لیکن یہ روپیہ اس قدر کافی نہ تھا کہ میں اپنی بیوی اور بچوں کو اپنے ساتھ لے جا کر انہیں مغربی پنجاب میں چھوڑ کر واپس جاسکتا اس لئے رات کو میں دعا کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ کوئی انتظام فرما دے جب صبح ہوئی تو غالباً آٹھ نو بجے کے قریب کسی نے ہمارا دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں باہر گیا تو ایک شخص جو غالباً حضرت میاں صاحب کا نوکر تھا۔ کچھ نوٹ اپنے ہاتھ میں لئے کھڑا تھا۔ جب میں اس کے سامنے ہوا تو اس نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا اور کہا کہ یہ پچاس روپے حضرت میاں صاحب نے بھیجے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اگر اس سے زیادہ ضرورت ہو تو مجھ سے اور بھی منگوا لیں۔ میں نے وہ روپیہ لیا اور اس سے کہا کہ میری طرف سے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں عرض کر دینا کہ جزاکم اللہ مجھے مزید ضرورت نہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ کو میری ضرورت کا کس طرح علم ہوا۔

(الفضل 11 فروری 1963ء)

مرحوم والدین کا ذکر خیر

ملک منور احمد جاوید نائب ناظر دارالضیافت ربوہ کا مضمون پڑھ کر

وردِ زبان رہتی تھی امی کی یہ دعا — بچھڑے ہوؤں کو اے خدا فردوس میں ملا
شفقت سے والدین کی محروم ہو گیا — پیمانہ میرے صبر کا، لبریز ہو گیا
امّی تھی سترہ سال سے بیمار مستقل — ودیعت ہوا تھا حوصلہ بھی ان کو بے بہا
آخر گھڑی وہ آ گئی منوا لی اس نے بات — مدت سے میری بات جو رہتا تھا مانتا
بلاتا جو ہے، پیارا ہے، سب سے ہی وہ خدا — اے میرے دل اسی پہ ہی جاں اپنی کر فدا
گیارہ مہینے بعد ہی ابا بھی چل بسے — اور ہم کو دے گئے پھر اک صدمۂ جانکاہ
لکھتا ہوں ذکر خیر میں دونوں کا جس گھڑی — جذبات میں قلم میرا، تھر تھر ہے کانپتا
دونوں کے اس فراق نے زخمی کیا ہے دل — مرہم لگا کے اے خدا، اس دکھ کی کر دوا
کیسے گئے شفیق یہ لگتا ہے مجھ کو یوں — جیسے کہ میرے سر پہ ہمالہ ہو آ گرا
تدفین ان کی ہو گئی جب موصیوں کے ساتھ — کی ان کی مغفرت کی بھی احباب نے دعا
ان کو، یقیں تھا جنت الفردوس مل گئی — اور زمرۂ ابرار میں اندراج ہو گیا
صدمے کے اشک ڈھل گئے جب دیکھا اس گھڑی — جو مقصدِ حیات تھا دونوں نے پا لیا
ستر ہزار جائیں گے جنت میں بے حساب — ان کو اسی فہرست میں لکھ لے تو اے خدا
میں بھی انہی کے ہجر میں کرتا ہوں یہ دعا — بچھڑے ہوؤں کو اے خدا فردوس میں ملا

ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ — مطبع: ضیاء الاسلام پریس — مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ — قیمت 5 روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو بر موقع صد سالہ جوبلی 2008ء

خلفاء سے گہرا تعلق۔ ابتدائی تعلیم و تربیت۔ غانا میں خدمات۔ اسیری۔ روزمرہ معمولات۔

نوجوانوں اور عہدیداروں کو ہدایات۔ عالمی امور پر حضور کی گہری نظر اور مشورے

مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کو جماعت کے صد سالہ جشن تشکر کے موقعہ پر 1989ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا تاریخی انٹرویو کرنے کی سعادت حاصل ہوئی تھی، اسی طرح صد سالہ خلافت جوبلی 2008ء کے موقعہ پر بھی مجلس نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاریخی انٹرویو کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مجلس خدام الاحمدیہ کی درخواست کو منظور فرمایا اور اس انٹرویو کے لیے اپنا نہایت قیمتی وقت عطا فرمایا۔ چنانچہ مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کو دو نشستوں میں حضور کے تاریخی انٹرویو کی سعادت حاصل ہوئی۔ پہلی نشست 8 جنوری 2008ء کو ہوئی جس کا دورانیہ ایک گھنٹہ سے زائد پر مشتمل تھا اور اس میں پچیس سوالات حضور کی خدمت اقدس میں پیش کئے گئے۔ دوسری نشست 8 فروری 2008ء کو ہوئی جس کا دورانیہ دو گھنٹے کے قریب تھا۔ ہر دو نشستوں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بچپن، خاندانی حالات اور جماعتی خدمات کے حوالہ سے مختلف ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

اس تاریخی انٹرویو کیلئے محترم صاحبزادہ مرزا فخر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کے ساتھ محترم طارق احمد بی ٹی صاحب، محترم ٹامی کالون صاحب اور محترم ندیم الرحمٰن صاحب انٹرویو پینل میں شامل تھے۔ اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے مکرم طارق چوہدری صاحب نے فوٹوگرافی کی جبکہ ان قیمتی اور تاریخی لمحات کی ریکارڈنگ کی سعادت ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے کارکن مکرم خالد کرامت صاحب نے پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ تاریخی انٹرویو انگریزی اور اردو ہر دو زبانوں میں مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کے رسالہ ''طارق'' کے خلافت جوبلی نمبر 2008ء اور پھر تشحیذ الاذہان جنوری فروری 2012ء میں شائع ہو چکا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ تاریخی انٹرویو اردو زبان میں حضور انور کی ہدایات کی روشنی میں نظر ثانی کے بعد احباب جماعت کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

﴿قسط دوم آخر﴾

ٹومی:۔ حضور کیا آپ ہمیں افریقہ میں گندم کی کاشت کے اپنے کامیاب تجربہ کے متعلق کچھ بتائیں گے؟

حضور:۔ زرعی ماہرین کی رائے تھی کہ وہاں غانا میں گندم نہیں اگائی جا سکتی۔ آپ جانتے ہیں کہ وہاں ہماتان سیزن ہوتا ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ ہماتان کے دوران درجہ حرارت گر جاتا ہے اس لئے گندم اگائی جا سکتی ہے۔ مگر کس طرح؟ کیونکہ وہاں پانی نہیں تھا۔ اس لئے میں نے تجویز کیا کہ غانا میں ایک بڑا دریا ہے جسے وولٹا دریا کہتے ہیں، ایک سفید وولٹا کہلاتا ہے اور دوسرے کو سرخ وولٹا کہتے ہیں۔ یہ دریا بُرکینا فاسو سے آتے اور غانا میں سے گزرتے ہوئے سمندر میں گرتے ہیں۔ میری رائے تھی کہ اگر ہمیں پانی یا آبپاشی کی سہولتیں مل جائیں تو وہاں گندم کاشت کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ میرے علم میں یہ بات آ چکی تھی کہ نائیجیریا کے جس علاقہ میں آبپاشی کی سہولت موجود ہے وہاں گندم کاشت کی جا رہی ہے۔ خوش قسمتی سے ہمیں ایک پانی کا پمپ اور چھڑکاؤ کرنے والے آلات بھی میسر آ گئے۔ اگرچہ اسکے ذریعے صرف ایک مختصر سی جگہ کو پانی دیا جا سکتا تھا جس کا رقبہ چند ایکڑ کے قریب تھا لیکن یہ کم از کم میرے تجربہ کے لئے کافی تھا۔ چنانچہ میں نے نائیجیریا سے اپنے ایک دوست کو گندم کے بیج بھجوانے کو کہا اور اسطرح گندم کی کاشت کا تجربہ شروع کر دیا۔ گندم اگانے کا یہ تجربہ خاصا کامیاب رہا۔ ہم فصل کو sprinklers کے ذریعہ پانی دیا کرتے تھے۔ یہ پانی دریائے وولٹا سے آتا تھا اور اگرچہ میں نے اعداد و شمار کے ذریعہ تو نہیں دیکھا کہ صنعتی طور پر آیا یہ کاشتکاری قابل عمل ہے کہ نہیں۔ مگر تجربہ کی حد تک یہ ایک نمایاں کامیابی تھی اور اب تک امیر صاحب غانا مکرم وہاب آدم صاحب نے وہاں کاشت کی جانے والی گندم کا نمونہ ایک جار میں ڈال کر جماعت غانا کے Exhibition hall میں رکھا ہوا ہے اور کچھ گندم کی مقدار دوبارہ کاشت کیلئے بھی رکھی ہوئی ہے جو ابھی تک بہت اچھے طور پر محفوظ ہے۔ میں نے اس کام پر دو سال صرف کئے تھے مگر بعد میں آبپاشی کی سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے اسے جاری نہیں رکھا جا سکا۔

طارق بی ٹی:۔ حضور خلافت خامسہ کا جب انتخاب ہوا اور خلیفۃ المسیح کے لئے حضور کا جب نام پیش ہوا تو اس وقت حضور کی Feelings کیا تھیں؟

حضور:۔ جب میرے نام کا اعلان ہوا تو میرا تأثر یہ تھا اور میں یہ دعا کر رہا تھا کہ حاضرین میں سے کوئی میرے لئے نہ کھڑا ہو۔ بلکہ پہلی دفعہ جب گنتی میں کوئی غلطی لگی تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو جو ہاتھ کھڑے تھے مجھے یہی لگ رہا تھا کہ بہت تھوڑے سے ہاتھ ہیں۔ تو میں نے کہا شکر ہے، چند ایک ہی ہاتھ کھڑے ہوئے ہیں کوئی اور نامزد ہو جائے گا۔ چونکہ پہلی دفعہ گنتی میں غلطی ہو گئی تھی اس لئے دوسری دفعہ پھر انہوں ہاتھ کھڑے کروائے تو میں نے دیکھا تو کہا کہ ہیں تو کافی لیکن ابھی بھی کافی ہاتھ باقی ہیں جو کسی اور کے حق میں کھڑے ہوں گے۔ لیکن جب انہوں نے فائنل Announcement کی تو میں پوری طرح کانپ اٹھا۔ بلکہ میں نے اسی مجلس میں کہیں یہ کہا ہوا ہے کہ اب تو کوئی جائے مفر نہیں اور Excuse نہیں کر سکتے، اس سے دوڑ نہیں سکتے۔ قواعد اجازت نہیں دیتے، نہیں تو میں شاید اس کو چھوڑ دیتا۔

تأثرات کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟ آپ کا خیال ہے کہ مجھے اس کی کوئی امید تھی؟

طارق بی ٹی:۔ نہیں حضور اس طرف تو نہیں، مگر وہاں پہلے آپ کا نام پیش ہوا اور پھر انتخاب ہوا۔

حضور:۔ یہی تو میں بتا رہا ہوں، میرا تو نام جب صدر خدام الاحمدیہ کیلئے پیش ہوتا رہا، دو دفعہ پیش ہوا، میں تو وہاں بھی دعا کرتا رہا ہوں کہ نہ بنوں۔

طارق بی ٹی:۔ انتخاب خلافت سے پہلے کے چند دنوں میں حضور کی ترجیحات کیا تھیں؟

حضور:۔ ترجیحات یہی تھیں کہ بطور ناظر اعلیٰ ساری انتظامی ذمہ داریاں میرے سپرد تھیں، جماعت کے سارے معاملات چلانے کا ایک بوجھ تھا۔ انجمن کے ممبران کی یہاں بار بار میٹنگز ہوتی تھیں کہ کیا کیا طریق کار اختیار کرنا ہے، کس طرح ہوگا؟ کیا ہوگا؟ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تدفین کا معاملہ تھا، وہ کہاں ہوگی؟ کیا کرنا ہے؟ یہ سارے مسائل تھے۔ پھر جنازہ کب ہوگا؟ انتخاب کب ہوگا؟ یہ سارے مسائل طے کرنے تھے۔ مجھے ان کی وفات کی اطلاع پاکستانی وقت کے مطابق دوپہر دو بجے ملی تھی اور خوش قسمتی سے ہمیں اسی رات سیٹ مل گئی۔ تو میں اگلے دن یہاں کے مقامی وقت کے مطابق دوپہر دو بجے یہاں پہنچ گیا تھا۔

ٹومی:۔ حضور خلیفہ منتخب ہونے کے بعد عملی طور پر حضور کی زندگی میں کیا تبدیلی آئی؟

حضور:۔ میری زندگی کا معمول بالکل مختلف ہوا کرتا تھا۔ میں عملی طور پر ایک ایسا آدمی تھا جس کیلئے دفتر میں مسلسل دو گھنٹے بیٹھنا بھی مشکل تھا۔ تقریباً ہر دو گھنٹے بعد دفتر سے اٹھ کر راؤنڈ لگاتا اور

مختلف دفاتر کو Visit کیا کرتا تھا۔ پھر واپس آکر دفتر بیٹھتا تھا۔ یہاں تک کہ ناظر اعلیٰ کی ذمہ داری ملنے کے بعد بھی میرا یہی دستور رہا، یہ ایک انتظامی عہدہ تھا۔ چنانچہ دفتر میں چھ سات گھنٹے گزارنے کے بعد میں اپنے فارم پر چلا جاتا تھا اور کچھ وقت وہاں گزارتا، اس دوران وہاں ایسے کام کیا کرتا تھا جس میں ذہنی بوجھ نہ ہو بلکہ اپنے ہاتھ سے مشقت والا کام ہوتا تھا۔ بہرحال کہا جاسکتا ہے کہ خلافت کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد میرے معمولات میں ایک U-turn آگیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ مجھ سے کیسے ہوگیا؟ یہ اللہ ہی تھا جو تمام کاموں کا کرنے والا تھا۔ پہلی ہی رات میرے اندر ایک مکمل تبدیلی واقع ہوگئی تھی۔ میں صبح سے شام تک اور پھر رات گئے تک دفتر میں بیٹھ کر کام کرتا رہا۔ مجھے تقریر وغیرہ کرنے کا بالکل تجربہ نہیں تھا مگر خدا نے ان میں میری راہنمائی کی۔

ندیم الرحمٰن:۔ صبح سے شام تک بالعموم حضور کی مصروفیات کیا ہوتی ہیں؟

حضور:۔ میں آپ لوگوں کو اپنے جاگنے کا صحیح وقت تو نہیں بتا سکتا لیکن میں بہت صبح اٹھتا ہوں۔ نوافل ادا کرنے کے بعد قرآن کریم کے چند رکوع کی تلاوت کرتا ہوں۔ اسکے بعد فجر کی نماز کی تیاری کرتا ہوں۔ آجکل جو میرا معمول ہے اس کے مطابق بتاتا ہوں کہ نمازِ فجر کے بعد سیر کیلئے جاتا ہوں۔ سیر سے واپس آکر نہاتا ہوں۔ پھر ناشتہ کرتا ہوں۔ اسکے بعد پھر قرآن کریم کی کچھ تلاوت کرتا ہوں اور آیات قرآنی پر غور وفکر کرتا ہوں۔ پھر چند منٹ استراحت کے بعد اپنے دفتر میں آجاتا ہوں جہاں میرے کاموں کا آغاز ہوتا ہے۔ دن کے دوران مختلف دفتری امور کے علاوہ جماعتی عہدہ داروں کے ساتھ میٹنگز اور دفتری ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ پھر نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد میں دوپہر کا کھانا کھاتا ہوں۔ اسکے بعد چند منٹ قیلولہ کرتا ہوں۔ میں اسے نیند ہی شمار کرتا ہوں کیونکہ اس دوران پچیس سے تیس منٹ تک سوتا ہوں۔ پھر میں دوبارہ اپنے آفس میں آجاتا ہوں۔ اور آج آپ لوگ میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر مغرب کی نماز سے ذرا پہلے میں چائے کیلئے اوپر گھر جاتا ہوں۔ پھر مغرب کی نماز کیلئے جاتا ہوں اور واپس اپنے دفتر میں آکر سنتیں ادا کرتا ہوں۔ جس کے بعد یہاں دفتر میں ہی بیٹھ کر دنیا بھر کے مختلف ممالک سے آنے والی ڈاک دیکھتا ہوں۔ جس میں دفتری ڈاک جو کہ مختلف ممالک کے امراء کی طرف سے، صدر انجمن احمدیہ پاکستان، تحریک جدید پاکستان اور قادیان وغیرہ سے آنے والی ڈاک ہوتی ہے۔ اگر یہ ڈاک بہت زیادہ نہ ہو تو میں اس کام کو ایک گھنٹہ میں نمٹا لیتا ہوں جس میں مختلف شعبہ جات کیلئے ان سے متعلقہ ہدایات ہوتی ہیں۔ پھر عام ملاقاتوں کا سلسلہ قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہتا ہے جس کے بعد میں رات کے کھانے کیلئے اوپر گھر جاتا ہوں۔ پھر اس کے بعد عشاء کی نماز کیلئے جاتا ہوں۔ نماز عشاء کے بعد اگر اوپر گھر میں کوئی ملنے والا ہو تو کچھ منٹ ان کے ساتھ بیٹھنے کے بعد واپس اپنے دفتر میں آجاتا ہوں اور دوبارہ ڈاک دیکھتا ہوں۔ جس میں خطوط، فیکسز اور E-mails شامل ہوتی ہیں جو مختلف جماعتی عہدیداران اور افرادِ جماعت کی طرف سے ہوتی ہیں۔ یہ سلسلہ رات گیارہ بجے تک جاری رہتا ہے اسکے بعد اخبارات، جماعتی رسائل، یا کسی کتاب کا مطالعہ کرتا ہوں جس کے بعد سونے کیلئے چلا جاتا ہوں اور چند گھنٹے سوتا ہوں۔

ٹومی: اور پھر آپ دوبارہ اُٹھ جاتے ہیں۔

حضور:۔ پھر علی الصبح یہی سلسلہ دوبارہ شروع ہو جاتا ہے۔

ٹومی:۔ حضور اپنے جماعتی دورہ جات کے متعلق بتائیں کہ حضور کی پسندیدہ جگہ کونسی ہے اور اس پسندیدگی کی وجہ کیا ہے؟

حضور:۔ میرا خیال ہے کہ مجھے یہ سوچنے کا وقت ہی نہیں ملا کہ میری پسندیدہ جگہ کونسی ہے۔ جہاں بھی جاتا ہوں احمدی احباب میرے اردگرد ہوتے ہیں اور وہی میری پسندیدہ جگہ ہوتی ہے۔ مگر مجھے افریقہ بہت پسند ہے خاص طور پر غانا جہاں میں نے کچھ عرصہ گزارا اور غانا کی پسندیدگی کی ایک وجہ یہ ہے کہ میری ابتدائی اور عملی زندگی کا آغاز غانا ہی سے ہوا تھا۔ مجھے سیرالیون جانے کا اتفاق نہیں ہوا۔ آپ کا تعلق تو سیرالیون سے ہے؟

ٹومی:۔ جی حضور میرا تعلق سیرالیون سے ہے۔

حضور:۔ مجھے اب تک جن افریقن ملکوں میں جانے کا اتفاق ہوا ہے ان میں سے میں غانا کو دیگر ملکوں کی نسبت زیادہ Civilised خیال کرتا ہوں۔ اگلے سال جب میں سیرالیون جاؤنگا تو پھر دیکھوں گا کہ سیرالیون کیسا ہے۔

ٹومی:۔ انشاء اللہ! اور وہاں حضور کا زبردست استقبال ہوگا۔

حضور:۔ استقبال کی بات نہیں بلکہ وہاں کے لوگوں کا رویہ اصل چیز ہوتی ہے۔

ٹومی:۔ حضور نے قادیان سے واپس آنے کے بعد فرمایا تھا کہ قادیان کے متعلق تأثرات کو بیان کرنا مشکل ہے۔ کوئی ایسا واقعہ ہے جس کی یاد اب بھی تازہ ہو؟

حضور:۔ جب آپ بہشتی مقبرہ میں داخل ہوتے ہیں خصوصاً وہ احاطہ جہاں حضرت مسیح موعود کا مزار ہے، اس وقت کے جذبات کو بیان کرنا ممکن نہیں۔ جذبات ابل رہے ہوتے ہیں۔ جب آپ دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتے ہیں تو اس وقت اپنے پر قابو نہیں رہتا اور پھر جب آپ ان گلی کوچوں کو دیکھتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ انہی گلیوں میں حضرت مسیح موعود کے مبارک قدم پڑے تھے۔ میرا خیال ہے کہ قادیان میں جانے والے ہر فرد کے ایسے ہی جذبات اور احساسات ہوتے ہیں۔ اور مکہ اور مدینہ جانے والوں کے جذبات اور احساسات اس سے بھی بڑھ کر ہونگے۔

طارق بی ٹی:۔ حضور نے افریقہ کے بارہ میں بتایا۔ یوکے میں بھی حضور کو پانچ سال ہوگئے ہیں۔ یوکے سے تعلق رکھنے والی کوئی خاص بات جو حضور کو پسند ہو۔

حضور:۔ آپ کا سوال یوکے جماعت کے بارہ میں ہے یا ملک مراد ہے؟

طارق بی ٹی:۔ دونوں ہی حضور۔ بالخصوص ملک انگلستان، یہاں کے لوگ، یہاں کا ماحول اور آب و ہوا وغیرہ۔

حضور:۔ جہاں تک انگلستان کے لوگوں کا تعلق ہے تو وہ لوگ جن سے میں ملا ہوں، میرے اندازے کے مطابق وہ جماعت کیلئے بہت احترام کے جذبات رکھتے ہیں۔ میں جب باہر سیر کیلئے نکلتا ہوں تو کچھ بڑی عمر کے برٹش لوگ Good morning کہتے ہیں اور دوستانہ جذبات کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ جہاںتک ملک کا تعلق ہے تو مجھے Lake District اور سکاٹ لینڈ کا علاقہ اچھا لگا ہے۔

ندیم الرحمٰن:۔ حضور ہمارے نوجوانوں کیلئے کن شعبوں کی طرف جانا زیادہ مناسب ہوگا؟

حضور:۔ میرا خیال ہے میں پہلے ہی نوجوان طلباء کے ساتھ اسکے متعلق بات کر چکا ہوں۔ میں نے طلباء کو ریسرچ کے میدان میں جانے کیلئے کہا ہے کیونکہ یہاں اس ملک میں بالخصوص اور مغربی ملکوں میں ریسرچ کی فیلڈ کا مستقبل روشن ہے۔ ایشیائی اور افریقن لوگوں کو اپنے آپ کو ریسرچ سے وابستہ کرنا چاہئے بالخصوص چاروں سائنسز یعنی فزکس، کیمسٹری وغیرہ اور میڈیسن اور کمپیوٹر سائنس کے مضامین سے۔ کیونکہ چند سال قبل شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق برطانیہ کے مقامی لوگ ریسرچ کے شعبہ میں زیادہ دلچسپی کا اظہار نہیں کر رہے۔ جبکہ مغربی ملکوں کے مقابل پر اس ملک کی بقا کیلئے ریسرچ کے شعبہ میں ترقی کرنا نہایت ضروری ہے۔ اسی طرح ایشیائی لوگوں کی بقا بھی اسی میں ہے کہ وہ مقامی لوگوں کی ضرورت بن جائیں کیونکہ اگر انہیں آپ کی ضرورت نہ ہو تو جہاں تک میں نے محسوس کیا ہے ان کے دلوں میں آپ کیلئے نفرت کے مخفی جذبات پائے جاتے ہیں۔ اگر آپ تعلیم یافتہ نہیں اور ان کیلئے کارآمد نہیں ہیں تو یہ آپ کو پسند نہیں کرینگے۔ خاص طور پر پچھلے چند سالوں میں رونما ہونے والے واقعات کی وجہ سے بھی یہ لوگ پہلے کی نسبت اب زیادہ حساس ہوگئے ہیں۔ اس لئے اب مومنوں کو تو خاص طور پر خود کو ریسرچ سے منسلک کرنا چاہئے۔

طارق بی ٹی:۔ جماعت کو جن مسائل اور چیلنجز کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اُن میں سے سب سے بڑا اور کلیدی چیلنج کونسا ہے جو اسوقت جماعت کو درپیش ہے؟

حضور:۔ حضرت مسیح موعود کی آمد کا مقصد یہ تھا کہ بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب تر لایا جائے۔ اور یہ چیلنج نہ صرف اس وقت سب سے بڑا چیلنج ہے بلکہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کے وقت جبکہ جماعت کی بنیاد رکھی گئی تھی اسوقت بھی یہی سب سے بڑا چیلنج تھا اور قیامت تک یہی سب سے بڑا چیلنج رہے گا۔ اس مقصد کے حصول کیلئے ہمیں روحانی ترقی کے ذریعہ قرب الٰہی کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔ جس کیلئے ہمیں قرآن کریم کا مطالعہ اور قرآن کریم کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔ ہمیں چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ اور آپ کی عطا کردہ راہنمائی کے ذریعہ اپنے روحانی معیار کو بلند کریں، اپنی ذہنی استعدادوں کو صیقل کریں، اپنے آپ کو (دین حق) کی حقیقی تعلیم سے منور کریں۔ اسی طرح ہمیں چاہئے کہ اپنے عہد بیعت پر مضبوطی سے قائم رہیں، خلفاء کی طرف سے دی جانے والی ہدایات پر عمل پیرا ہوں اور آئندہ بھی خلفاء جو نصائح کریں ان پر مضبوطی سے کاربند ہوں۔

ندیم الرحمٰن:۔ ایسے ممبران جن کے پاس جماعتی کاموں کیلئے وقت نہیں ہوتا انہیں کس طرح فعال بنایا جاسکتا ہے؟

حضور: سب سے پہلے تو انہیں یہ احساس دلانا اور بتانا ہوگا کہ وہ کون ہیں۔ جب ایک دفعہ انہیں یہ احساس ہوجائے گا کہ وہ احمدی ہیں اور یہ کہ احمدی ہونے کا مقصد کیا ہے تو آپ انہیں فعال بنا سکیں گے۔ ان پر سختی کرنے سے یا صرف انہیں حکم دینے سے یا ان کے خلاف ایکشن لینے سے انہیں فعال نہیں بنایا جاسکتا۔ انہیں اپنا دوست بنائیں جیسا کہ میں پہلے بھی کئی مواقع پر یہ بات کہہ چکا ہوں کہ خدام الاحمدیہ میں ایک ایسی ٹیم ہونی چاہئے جو اپنے ایمان میں نہایت پختہ ہو اور کوئی بات یا کوئی الٹی سیدھی دلیل ان کے اعتقاد کو متزلزل نہ کرسکے۔ کوئی بحث یا کوئی دلیل جو احمدیت، (دین حق)، مذہب یا خدا کے خلاف ہو انہیں اپنے ایمان سے ہٹا نہ سکے۔ اس ٹیم کے ممبران خشک ملاں کی طرح نہیں ہونے چاہئیں تاکہ وہ ایسے افراد کے ساتھ دوستی کرسکیں اور انہیں اپنے قریب لاسکیں۔ یہ ایک طویل پروگرام ہے اور ایک مسلسل جدوجہد ہے اور دنیا کے اختتام تک مسلسل یہی طریق عمل رہے گا۔ کیونکہ قرآن مجید کہتا ہے "ذَکِّر" یعنی تم لوگوں کو مسلسل نصیحت اور یاددہانی کراتے رہو اور انہیں مسلسل خدا تعالیٰ کی طرف اور اچھے کاموں کی طرف بلاتے رہو۔ جب تک دنیا موجود ہے، جب تک قرآن کریم کی تعلیمات زندہ ہیں اسوقت تک یہ طریق بھی جاری رہے گا۔ اس لئے آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ نے سو فیصد افراد

جماعت کو تبدیل کر دیا ہے اور ہر شخص کو فعال ممبر بنا دیا ہے۔ نہیں بالکل نہیں۔ مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور ہر ایک سے اسکی طبیعت اور نیچر کے مطابق ڈیل اور ٹریٹ کیا جاتا ہے۔

ندیم الرحمٰن:۔ حضور ایسے افراد جماعت جو یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے ساتھ برا سلوک کیا گیا ہے یعنی دوسرے افرادِ جماعت نے ان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔

حضور:۔ خاص طور پر عہدیداران کی طرف سے نہ کہ عام افراد جماعت کی طرف سے۔ جہاں تک عام افراد جماعت کا تعلق ہے تو انکے برے سلوک کو لوگ برداشت کر لیتے ہیں اور اس کو زیادہ سنجیدگی سے نہیں لیتے۔ لیکن اگر عہدیداران کی طرف سے زیادتی ہو تو لوگ بہت زیادہ برا مان جاتے ہیں اور شکوے شکایات اس حد تک جاتے ہیں کہ بالآخر وہ جماعت سے ہی لاتعلقی اختیار کر لیتے ہیں۔ اس لئے جماعتی عہدیداران کو اپنا رویہ تبدیل کرنا چاہئے، وہ نیک اور متقی ہونے چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ”ہر صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا“۔ تو آپ کو ایسا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے۔

ٹومی:۔ حضور وہ بنیادی طریق اور راز کیا ہے جس کو بروئے کار لاتے ہوئے ہم جماعتی کاموں، گھریلو زندگی، اپنے کام کاج اور اپنی روحانی ترقی کی کوششوں کے درمیان صحیح توازن قائم کر سکیں؟

حضور:۔ میرے خیال میں آپ کو سوچنا چاہیے کہ دن میں 24 گھنٹے ہوتے ہیں۔ اپنے دن کو ان ذمہ داریوں کے لحاظ سے تقسیم کر لیں۔ آپ کو اپنے بچوں کی ضروریات کا خیال رکھنا چاہئیے، ان کو کچھ وقت دینا چاہئیے۔ کبھی بچوں اور فیملی کی طرف زیادہ توجہ درکار ہو گی تو کبھی جماعتی کام کی طرف۔ شام کو بالعموم فیملی کیلئے اور جماعتی کاموں کیلئے وقت نکالا جا سکتا ہے۔ جب ایک دفعہ آپ باقاعدگی سے جماعتی کاموں کیلئے روزانہ ایک گھنٹہ یا دو گھنٹے وقت نکالنا شروع کر دیں گے تو پھر آپ اس کو ایڈجسٹ کر سکیں گے تا کہ آپ اپنے گھر والوں کو بھی کچھ نہ کچھ وقت دے سکیں گے۔ آٹھ بجے شام تک آپ کے بچے ہوم ورک اور کھانے سے فارغ ہو چکے ہوتے ہیں اور آپ کی بیوی بھی فارغ ہو چکی ہوتی ہیں اسوقت آپ ان کے ساتھ کچھ وقت گزار سکتے ہیں۔ آپ اپنے آفس سے کب فارغ ہوتے ہیں؟

ٹومی:۔ بالعموم 6 بجے چھٹی کے بعد میں 7 بجے تک گھر پہنچ جاتا ہوں۔

حضور:۔ اسکا مطلب ہے کہ گھر پہنچنے میں ایک گھنٹہ لگتا ہے؟

ٹومی:۔ جی گھر پہنچنے تک ایک گھنٹہ لگ جاتا ہے۔

حضور:۔ کیا آپ خدام الاحمدیہ کو ہر روز ایک گھنٹہ دے پاتے ہیں؟

ٹومی:۔ ایک گھنٹے سے زیادہ کیونکہ مختلف نوعیت کے جماعت کے اور بھی کام ہوتے ہیں۔

حضور:۔ سات بجے گھر پہنچنے کے بعد پھر کیا کرتے ہیں؟

ٹومی:۔ رات کو کھانے کے بعد کچھ وقت بچوں کے ساتھ گزارتا ہوں اور نماز وغیرہ پڑھتا ہوں۔

حضور:۔ جماعتی کاموں کو وقت کب دیتے ہیں؟

ٹومی:۔ میرے بچے چھوٹی عمر کے ہیں وہ عموماً آٹھ بجے سو جاتے ہیں اسکے بعد میں فارغ ہوتا ہوں۔

حضور:۔ تب یہ تو آپ کیلئے اچھا ہے۔ لیکن آپ کو اپنے بچوں کو کچھ نہ کچھ وقت ضرور دینا چاہئے۔ بالخصوص ان مغربی ملکوں میں جہاں جب بچے بڑے ہو رہے ہوں تو ان کے مسائل بھی سر اٹھانے لگتے ہیں۔ جب وہ بارہ تیرہ سال کے ہوتے ہیں یعنی Teenager ہوتے ہیں تو مناسب یہی ہے کہ آپ انکے ساتھ دوستانہ تعلق رکھیں تا کہ وہ آپ کے کنٹرول میں رہیں اور اپنے مسائل آپ کے ساتھ Discuss کر سکیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر آپ جماعتی کاموں کو دو گھنٹے دے دیں تو یہ کافی ہے۔

ٹومی:۔ حضور اتنے وقت میں تو کام ختم نہیں ہوتے۔

حضور:۔ عام طور پر اس سے زیادہ وقت دینا ہر شخص کیلئے ممکن نہیں ہوتا۔ بعض لوگ جماعتی کاموں کے اتنے عادی ہوتے ہیں کہ وہ چاہتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ وقت جماعتی کاموں میں صرف کریں۔ لیکن یہ ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ ٹھیک ہے کہ اسطرح کے لوگ بھی ہونے چاہئیں مگر اس کے ساتھ ساتھ آپ کے ذہنوں میں یہ بات بھی رہنی چاہئیے کہ آپ کے بیوی بچوں کا بھی آپ پر حق ہے۔

طارق بی ٹی:۔ حضور اب اگلے حصہ کا تعلق عمومی طور پر عالمی امور سے ہے۔ اس سلسلہ میں پہلا سوال یہ ہے کہ آجکل کے دور میں اگر دنیا پر نظر دوڑائی جائے تو کیا موجودہ سیاسی راہنماؤں یا ماضی کے سیاسی راہنماؤں میں سے ایسے کون لوگ تھے جو آپ کی رائے میں اپنی ذات میں اچھے راہنما تھے۔

حضور:۔ دنیا کے مسائل مختلف قسم کے ہیں۔ پھر کچھ ترقی یافتہ ممالک ہیں اور کچھ غیر ترقی یافتہ ممالک۔ غیر ترقی یافتہ ممالک اپنے معاشی مسائل سے دوچار ہیں اسکی ایک وجہ ان کے اپنے لوگوں کی کرپشن ہے نیز بڑی طاقتوں کی Exploitation ہے۔ یہ صورتحال تبدیل نہیں ہو سکتی جب تک جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر آپ خود کو بدلنے کی کوشش نہیں کرتے تو کوئی دوسرا آپ کے حالات نہیں بدل سکتا۔ ان مسائل کی ایک اور وجہ تیسری دنیا یا غیر ترقی یافتہ ملکوں کی لیڈر شپ بھی ہے۔ اب تک موجودہ جمہوری نظام والے ممالک میں صرف انڈیا ہی ہے جس کے لیڈر تیسری دنیا کے ممالک سے بہتر دکھائی دیتے ہیں۔ بدقسمتی سے افریقن ممالک میں سے اب تک کوئی ایسی شخصیت مجھے دکھائی نہیں دی جو اپنے ملک کے ساتھ مخلص اور وفادار ہو سوائے ان کے جنہوں نے اپنے اپنے ملکوں کی آزادی کیلئے بڑی محنت اور جدوجہد کی ہے جیسا کہ غانا میں کوامے نکرومہ کی اپنے وطن کیلئے اخلاص اور وفا واضح طور پر نظر آتی ہے وگرنہ باقی سارے نام نہاد محبّ وطن کہلاتے ہیں۔ مجھے پتہ نہیں کہ سیرالیون کا لیڈر کون تھا۔ دراصل یہ کوامے نکرومہ ہی تھے جنہوں نے سارے افریقہ کی آزادی کی بنیاد رکھی۔

مغربی دنیا میں بھی اچھے لیڈر ہوئے ہیں تاہم جارج بش ان میں سے نہیں ہیں۔ اگر مسلمان ممالک کے لیڈر اپنے ملک اور اپنے عوام سے مخلص ہوں اور مذہب اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہوں یا کم از کم قرآنی ہدایات کی پیروی کریں تو ان مسلمان اقوام میں باہمی کشیدگی اور دشمنی نہ ہو۔ قران کریم فرماتا ہے کہ جب کبھی کوئی مسلمان ملک یا اسکی حکومت کسی دوسرے مسلمان ملک کے خلاف جارحیت کی مرتکب ہو تو باقی سب ملکر جارحیت کرنے والے ملک کے خلاف کارروائی کریں یہاں تک کہ ان کے باہمی معاملات طے پا جائیں اور جب صلح ہو جائے اور آپس میں معاملات طے پا جائیں تو اس کے بعد پھر آپس میں کوئی دشمنی یا کینہ نہ رکھیں۔ اس کے بعد اس ملک کے بہتر بننے اور اسکی ترقی میں مدد کرنی چاہئے۔ یہ ایک طویل سوال ہے اور اسکا جواب بھی طویل ہے۔ میری مراد یہ ہے کہ سوال تو فی ذاتہٖ طویل نہیں لیکن اس کا جواب طوالت طلب ہے۔ لیڈر شپ کو جانچنے کے بہت سے پہلو ہیں مگر مختصراً یہ کہ جو کوئی بھی اپنے ملک کے ساتھ مخلص ہو میرے نزدیک وہی شخص ایک اچھا لیڈر رہے۔

آپ سب کو علم ہے کہ مغربی طاقتوں کے دوہرے معیار ہیں۔ ایک معیار اپنے لئے اور دوسرا غیروں کے لئے۔ ایک معیار غریب قوموں کیلئے ہے اور دوسرا امیر قوموں کیلئے۔ اگر وہ ساری دنیا کے لوگوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرنے لگ جائیں اور اگر وہ دنیا میں قیامِ امن کیلئے سنجیدہ ہوں تو آپ کو ان مغربی طاقتوں کا افریقن ممالک کے ساتھ یا بہت سے ایشیائی ملکوں کے ساتھ یا مشرقی یورپ کے مسلمان ممالک کے ساتھ مختلف سلوک نظر نہیں آئے گا۔ اب بوسنیا اور سربیا کے معاملہ کو ہی دیکھ لیں کہ وہاں کیا ہوتا رہا ہے، اسطرح تو امن قائم نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ مغربی طاقتیں قیام امن کیلئے مخلص اور سنجیدہ نہیں ہیں۔

ٹومی:۔ حضور مغربی ممالک میں رہتے ہوئے بعض اوقات خیال کیا جاتا ہے کہ مذہب دنیاوی ترقی اور کیریئر کے راستہ میں رکاوٹ ہے، اس بارہ میں حضور کی کیا نصائح ہیں؟

حضور:۔ اس بارہ میں قرآن کریم کی تعلیمات بہت واضح ہیں۔ آپ قرآن پڑھتے ہیں، یہ کتاب آپ کو ماڈرن سائنس، کائنات، ٹیکنالوجی بلکہ ہر چیز کے بارہ میں بتاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود بھی وضاحت فرما چکے ہیں کہ یہ بات درست نہیں کہ مذہب جدید سائنس سے ہم آہنگ نہیں۔ آپ کے خیال میں وہ کونسی رکاوٹ ہے جو مذہب نے آپ کے سامنے رکھی ہوئی ہے؟

ٹومی:۔ ذاتی طور پر میرے لئے تو ایسا نہیں ہے۔

حضور:۔ یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔ اگر آپ ایک وکیل ہیں تو مذہب یہ نہیں کہتا کہ آپ وکیل نہیں بن سکتے۔ اگر کوئی ڈاکٹر ہے تو مذہب یہ نہیں کہتا کہ آپ ڈاکٹر یا انجینئر نہیں بن سکتے۔ قرآن اور اسلام خود جدید علوم اور جدید سائنس کی طرف راہنمائی کر رہا ہے۔ تو پھر کیسے ممکن ہے کہ یہ اس کا راستہ روکے یا ایسے دنیاوی امور میں رکاوٹ ڈالے۔

1908ء میں جب جان کلیمنٹ نے حضرت مسیح موعود سے ملاقات کی۔ جان کلیمنٹ نیوزی لینڈ کے ایک ماہر فلکیات تھے اور انہوں نے ہی افریقہ اور Katrina وغیرہ میں آنے والے سمندری طوفانوں کو نام دیئے تھے۔ وہ حضرت مسیح موعود سے ملے تو انہوں نے بھی یہی سوال کیا تھا کہ سائنس کے بارہ میں (دین) کیا کہتا ہے؟ حضرت مسیح موعود نے جواب دیا کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ جدید علوم اور جدید ٹیکنالوجی کو Explore کیا جائے اور ان سے فوائد حاصل کئے جائیں، اس میں کوئی روک نہیں۔ پس مذہب جدید سائنسی علوم کے حصول میں مانع نہیں ہے بلکہ وہ تو کہتا ہے کہ دونوں ایک ساتھ کارفرما ہیں، مذہب سائنس کے متعلق معلومات دیتا ہے اور سائنس مذہب کے متعلق بتاتی ہے۔ اسی لئے ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے سائنسی تجربات کی بنیاد قرآنی آیات پر مبنی تھی۔ جب مذہب سائنسی تحقیقات میں کوئی روک نہیں ڈالتا تو پھر باقی معاملات میں کیوں روک بنے گا۔ البتہ مذہب اس سے ضرور روکتا ہے کہ مثلاً اگر دنیا کہے کہ طوائف کے پاس جاؤ یا اس قسم کے برے کام کرو تو اسے رکاوٹ تو نہیں کہتے یہ تو اخلاقی تعلیم ہے۔ اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ مذہب کو شراب نوشی یا کسی ایسی چیز سے جو نشہ کا عادی بنانے والی ہو منع نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن مذہب ایسی باتوں سے روکتا ہے۔ اگر اس قسم کی باتوں کو آپ دنیوی معاملات کہتے ہیں تو پھر ٹھیک ہے مذہب ان سے روکتا ہے۔

ندیم الرحمٰن:۔ دنیا کے لوگوں اور ان کی لیڈر شپ کیلئے حضور کی کیا نصیحت اور پیغام ہے؟

حضور:۔ میں کئی دفعہ یہ نصیحت کر چکا ہوں کہ

انہیں خدا کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ جب تک وہ اس بات کو نہیں سمجھتے اور اس کا احساس نہیں کرتے کہ انہیں اپنے خالق کی ہدایات اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہئے اور یہ کہ وہ ان سے کیا چاہتا ہے، اس وقت تک دنیا میں صحیح معنوں میں امن کا قیام نہیں ہوسکتا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ میں دو ہی مقاصد لے کر آیا ہوں۔ پہلا یہ کہ لوگوں کا تعلق خدا سے جوڑوں اور دوسرا یہ کہ انسان کو دوسرے انسانوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کروں۔

طارق بی ٹی:۔ دنیا کو اس وقت جو چیلنج درپیش ہیں ان میں سے ایک موسمی تبدیلی بھی ہے۔ دنیا کا کم وبیش ہر لیڈر موسمی اور ماحولیاتی تبدیلی کے متعلق ضرور بات کرتا ہے۔ ہر جگہ موسمی تبدیلی کی بات ہورہی ہے اور یہ کہ ہمیں اس کیلئے عملی اقدامات کرنے چاہئیں۔ کیا اس موضوع پر حضور کچھ فرمانا پسند فرمائیں گے؟

حضور:۔ اس کا کلیۃً تعلق Check and balance system سے ہے۔ دنیا کے نظام میں جو اعتدال اور توازن اس کے خالق نے رکھا تھا اس کو اگر خراب کیا جائے تو لازماً اس کے نتیجہ میں عدم توازن کے مسائل پیدا ہوں گے۔ مگر اب جدید تحقیق کرنے والے اپنے موقف کو تبدیل کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ صرف پٹرول اور گیسز کا استعمال اور درختوں کا کاٹا جانا ہی اس تبدیلی کا سبب نہیں ہے۔ تاہم میرے خیال میں اس بات میں بھی صداقت ہے، خاص طور پر افریقہ اور ایشیا کے ممالک میں جنگلات بڑی تیزی سے بلکہ میں تو کہوں گا کہ ظالمانہ طور پر کاٹے جارہے ہیں اور اسکے مقابل پر نئے درخت لگانے کی طرف توجہ نہیں ہے۔ دوبارہ جنگلات لگانے اور ان کے احیا کیلئے کوئی کام نہیں ہورہا۔ اگرچہ محکمہ جنگلات کی طرف سے اس مقصد کیلئے شجرکاری کے دفاتر قائم کئے گئے ہیں لیکن وہ اپنا مفوضہ کام پوری طرح نہیں کررہے۔ اسی طرح یہاں پر بھی چونکہ آبادی میں اضافہ ہورہا ہے اور اس وجہ سے جنگلات میں کمی ہورہی ہے۔ لیکن شہروں اور قصبوں میں شجرکاری کی جاسکتی ہے لیکن یہ نہیں کی جارہی۔ اس کے ساتھ ساتھ جہاں آبادی میں اضافہ ہورہا ہے، لوگوں میں سستی بھی بڑھ رہی ہے جس کی وجہ سے جدید ٹیکنالوجی کے استعمال میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے اور ہر شخص کار کے ذریعہ سفر کرنا چاہتا ہے۔ یہاں تک کہ تیسری دنیا کے ملکوں مثلاً نائجیریا میں کاروں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ چنانچہ جب حکومت نے اس مشکل کے حل کیلئے ایسا اقدام کیا کہ ایک دن طاق نمبروں والی کاروں پر اور دوسرے دن جفت نمبر والی کاروں پر پابندی لگادی تو لوگوں نے اس مسئلہ کا یہ حل نکالا کہ چونکہ اُس وقت وہاں کے لوگوں کے پاس پیسے کی فراوانی تھی، آجکل مجھے علم نہیں، ہر گھرانے نے دو کاریں خرید لیں ایک طاق نمبر والی اور دوسری جفت نمبر والی۔

گیسوں کا اخراج مسلسل بڑھ رہا ہے۔ آبادی میں اضافہ ہورہا ہے۔ یہ بھی ماحول کو متاثر کررہے ہیں۔ پھر جنگلوں کو کاٹا جانا، مشینری کا استعمال، حتیٰ کہ پنکھے اور لائٹس یہ سب چیزیں گرین ہاؤس کو متاثر کر رہی ہیں۔ ان سب چیزوں پر غور کرنا ہوگا کہ کس طرح اس مسئلہ کو حل کیا جاسکتا ہے؟ اب تو کم توانائی استعمال کرنے والے بلب بھی بنائے جارہے ہیں اور غالباً 2015ء تک ان کا خیال ہے کہ وہ دنیا کے ہر ملک میں توانائی کا استعمال کم کرانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ مگر درخت اور پودے لگانا سب سے اہم کام ہے۔ مجھے یاد ہے جب میں چھوٹی عمر کا تھا تو سفر کرتے ہوئے جونہی راولپنڈی سے گزرتے اور اوپر مری کی طرف جاتے تو وہاں گھنے جنگلات دکھائی دیا کرتے تھے مگر اب وہ سارا علاقہ اور پہاڑ بنجر زمین کی طرح نظر آتے ہیں۔

ٹومی:۔ بہت سے یورپین ملکوں میں ایک تحریک دکھائی دیتی ہے کہ عورتوں کے سر ڈھانکنے کی حوصلہ شکنی کی جائے اور اسے روکا جائے۔ اس صورتِ حال میں اس بات کو یقینی بنانے کیلئے کہ اس غرض سے کوئی قانون سازی نہ ہونے پائے، ہمیں کیا اقدامات کرنے چاہئیں۔

حضور:۔ اگر...... میں اتحاد ہو تو وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہمارے لباس اور مذہب کا حصہ ہے اور یہ ہماری عورتوں کے تقدس اور احترام سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر دنیا کی عورتیں ہر ملک میں متحد ہوں تو وہ کہہ سکتی ہیں کہ ہم سکارف میں اپنے آپ کو زیادہ آرام میں محسوس کرتی ہیں۔ یہ ہمارے تقدس کیلئے ہے۔ ہم اسے ترک نہیں کرنا چاہتیں۔ عورتوں کی بہت سی تنظیمیں ہیں جنہوں نے دوہرے انداز اختیار کئے ہوئے ہیں۔ بعض اوقات وہ کہتی ہیں کہ ہم سکارف نہیں چاہتیں اور بعض جگہوں پر وہ سکارف نہیں پہننا چاہتیں۔ لیکن جب ......لڑکی کی پہچان کا معاملہ ہو تو وہ کہتی ہیں کہ ہمارا سکارف ہونا چاہئے۔

سب سے پہلے تو آپ کو اپنے دل کو پاک صاف کرنا ہوگا۔ اگر...... دنیا کے تمام ممالک متحد ہوں اور وہ پُرزور انداز میں کہیں کہ یہ ہمارا مذہبی فریضہ ہے کہ ہماری عورتیں سکارف اوڑھیں اور ہم اسے کسی صورت بھی چھوڑ نہیں سکتے اور دنیا کے کسی بھی ملک کی کوئی ......لڑکی سکارف کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے تو ایسی صورت میں میرا خیال ہے کہ عیسائیوں کی طرف سے سکارف کے خلاف اسطرح کا شور وغوغا نہیں ہوگا۔ مگر بدقسمتی سے ہم اپنے اس مذہبی معاملات پر مضبوطی سے کاربند نہیں ہیں۔ صرف سکارف اوڑھنا کوئی معنی نہیں رکھتا جب تک بطور...... کے مذہب پر مکمل طور پر عمل نہ کیا جائے۔ میں نے اس بات کا مشاہدہ کیا ہے کہ احمدی لڑکیاں جو مضبوط ایمان والی ہیں انہوں نے ایسے اعتراضات کے باوجود اپنے سروں سے سکارف نہیں ہٹایا۔ ایک لڑکی کو اس وجہ سے اسکے باس کی طرف سے نوٹس دیا گیا تھا کہ اگر اس نے کام کے دوران اپنے دفتر میں سکارف اوڑھنا نہ چھوڑا تو اسے کام سے فارغ کردیا جائیگا۔ اس احمدی لڑکی نے کہا کہ وہ سکارف لینا نہیں چھوڑے گی۔ اس آدمی یعنی اس کے باس نے اسے ایک مہینہ کا نوٹس دیا تھا۔ وہ بہت نیک لڑکی تھی، اس نے خدا تعالیٰ سے دعا کی۔ اس لڑکی نے بتایا کہ باس کی دی ہوئی مدت ختم ہونے سے پہلے خود اُس باس کو کام سے فارغ کردیا گیا۔ تو آپ کا خدا سے ذاتی تعلق ہونا چاہیئے اور مسلمان ممالک میں یکجہتی ہونی چاہیئے۔ اگر وہ سب اکھٹے اور متحد ہوں تو ان کا جواب یہ ہوگا کہ اچھا اگر تم ایسا کروگے تو ہم تمہیں یعنی مغربی ممالک کو تیل دینا بند کردینگے۔ تو اس کے نتیجہ میں یہ لوگ ڈھیلے پڑ جائینگے۔ مگر کون ہے جو اسقدر جرأت والا قدم اٹھائے؟

ٹومی:۔ حضور کونسی کھیلیں پسند کرتے ہیں؟

حضور:۔ پچھلی مرتبہ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میں بہت سی کھیلوں میں حصہ لیتا رہا ہوں۔ مگر کسی بھی کھیل میں زیادہ اچھا نہیں تھا۔ میں نے کرکٹ بھی کھیلی ہے، بیڈمنٹن بھی کھیلتا رہا ہوں۔ مگر کبھی بھی کھیلوں سے دیوانگی والا لگاؤ اور شوق نہیں تھا۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ کرکٹ میچ ہورہا ہو تو صبح سے شام تک اسے دیکھنے کیلئے بیٹھے رہتے ہیں۔ میرے ساتھ ایسا نہیں تھا لیکن مجھے کرکٹ پسند ہے۔

طارق بی ٹی:۔ کیا ہم حضور سے یہ بات پوچھ سکتے ہیں کہ انگلستان اور پاکستان کھیل رہے ہوں تو حضور ان میں سے کس کو Support کرینگے۔ یہ وہ سوال ہے جو اکثر نوجوانوں اور بچوں سے سکول میں پوچھا جاتا ہے کہ وہ کس کو Support کرتے ہیں؟

حضور:۔ انہیں یہ جواب دینا چاہئے کہ حب الوطنِ من الایمان یعنی وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ اگر وہ برٹش نیشنل ہیں تو اس صورت میں انہیں انگلستان کو Support کرنا چاہئے۔ اگر زمبابوے سے تعلق رکھتے ہیں تو زمبابوے کو Support کریں۔ لیکن اگر یوکے کی نیشنلیٹی ہے تو پھر یوکے کو Support کرنا چاہئے۔

ٹومی:۔ لیکن اگر دونوں ملکوں کی نیشنلیٹی ہو تو پھر؟

حضور:۔ پھر آپ کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ آپ کو زیادہ Benefits کہاں مل رہے ہیں؟

ندیم الرحمٰن:۔ حضور کا پسندیدہ کھانا کون سا ہے؟

حضور: مجھے Sea food پسند ہے مگر آج صبح جب میں ٹی وی کے پاس سے گزر رہا تھا تو کوئی شخص کسی عورت سے پوچھ رہا تھا کہ اسکا پسندیدہ کھانا کونسا ہے تو اُس نے جواب دیا کہ Sea food اور خاص طور پر Lobster۔ مگر مجھے Lobster پسند نہیں۔ بہرحال میں بہت زیادہ نہیں کھاتا اگر اچھا بنا ہوا ہو تو مجھے Sea food پسند ہے۔ مجھے چکن بریسٹ بھی پسند نہیں بلکہ ٹانگ کا گوشت کھاتا ہوں۔

طارق بی ٹی:۔ حضور آخری سوال یہ ہے کہ آغاز خلافت یا اس سے بھی پہلے کی زندگی کا کوئی دلچسپ واقعہ یا لطیفہ جو حضور کو یاد ہو۔ یا سفر کے دوران پیش آنیوالا کوئی واقعہ جو حضور ہمارے ساتھ Share کرنا پسند کریں۔

حضور:۔ واقعہ مجھے اتنی جلدی یاد نہیں آتا۔ کوئی یاد آگیا تو بتادونگا۔ ایک دفعہ نتھیا گلی میں ہماری فیملی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اکٹھے ایک جگہ ٹھہرے تھے۔ وہاں روزانہ میری اور حضرت صاحب کی جو ہائیکنگ ہوتی تھی، اوپر پہاڑوں پر جاتے تھے، ٹریکنگ جسے کہہ سکتے ہیں۔ تو اسے ہم راستہ میں بہت Enjoy کیا کرتے تھے۔ لطیفے بھی ہوتے تھے لیکن یاد نہیں آرہے۔

یہاں ایک دفعہ دفتر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے سامنے بیٹھا ہوا تھا تو حضور نے واقعہ سنایا۔ ہمارے دادا حضرت مرزا شریف احمد صاحب مزاحیہ شعر لکھا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جلسہ کے بعد بعض دفعہ شکار پر جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ نیل گائے کے شکار پر گئے۔ ایک بزرگ بھی ساتھ تھے۔ انہوں نے دور گھاس میں کچھ ہلتے دیکھا۔ بڑی اونچی گھاس تھی۔ کان بھی انہیں نظر آئے، وہ سمجھے نیل گائے ہے چنانچہ انہوں نے فائر کردیا۔ تھوڑی دیر بعد وہاں سے گدھے کی آواز آنی شروع ہوئی۔ اور ایک آدمی بڑے غصہ کی حالت میں وہاں سے باہر آیا کہ یہ کیسے لوگ ہیں کہ انہیں یہ بھی پتہ نہیں لگتا کہ نیل گائے ہے یا گدھا ہے۔ ابھی میرا گدھا مارنے لگے تھے اور مجھے بھی ساتھ ہی مارنے لگے تھے۔ چونکہ رائفل کا فائر تھا اس لئے شکر ہے کہ اسے لگا نہیں اور وہ بچ گیا۔ اس پر حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے شعر بنائے:۔ ؎

یہ زمانہ کیسا بدل گیا کہ جنہیں یہ بھی نہیں پتہ
ہے گدھے میں گائے میں فرق کیا
چلے گھر سے کرنے شکار ہیں
نہ وہ نیل گائے ہیں مارتے
نہ ہرن کا کچھ ہیں بگاڑتے
بس صرف میرے کان ہیں پھاڑتے
انہیں بس مجھی سے نِقار ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے انہوں (حضرت مرزا شریف احمد صاحب) نے کہا کہ یہ شعر میں نے لکھے ہیں۔ تم فلاں بزرگ سے پوچھو کہ یہ کس کے متعلق ہیں۔ وہ انہی (بزرگ) کے متعلق تھے۔ ان کو بڑا غصہ آیا اور کہنے لگے کہ تمہاری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو شکایت کرونگا۔ بہرحال بڑے لطیفے ہوا کرتے تھے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم قریشی منور احمد صاحب لطیف آباد حیدرآباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے نواسے عدیل احمد فاروقی واقف نو نے بعمر 3 سال 11 ماہ قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ عذرا جمیل صاحبہ کو ملی۔ بچے کی آمین کی تقریب حیدرآباد میں اس کے نانا کے گھر پر منعقد ہوئی۔ اس موقع پر بچے سے اس کی نانی صاحبہ نے قرآن کریم کے کچھ حصے سنے اور دعا کروائی۔ موصوف مکرم جمیل احمد فاروقی صاحب سمن آباد لاہور کا بیٹا اور مکرم محمد افضل فاروقی صاحب سیالکوٹ کا پوتا ہے۔

اسی طرح خاکسار کے پوتے حماد احمد قریشی واقف نو ولد مکرم مبشر احمد قریشی صاحب نے بعمر 12 سال قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ بچے کی آمین کی تقریب حیدرآباد لطیف آباد میں دادا کے گھر پر منعقد ہوئی۔ اس مبارک موقع پر بچے سے اس کی دادی صاحبہ نے قرآن کریم کے کچھ حصے سنے اور دعا کروائی۔ موصوف مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت سکھر (شہید) کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزان کو نیک، خادم دین اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والا بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم طاہر مہدی صاحب مینیجر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ طاہرہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم طارق محمود جاوید صاحب نائب ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ کا ہرنیہ کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورخہ 13 مئی 2012ء کو متوقع ہے۔ احباب جماعت سے آپریشن کی کامیابی اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم محمد عالم بھٹی صاحب سابق باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح دارالنصر شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بہو مکرمہ سیدہ شمع ناز صاحبہ گلے کے گلہڑ کی تکلیف میں ایک سال سے مبتلا ہیں۔ تکلیف پہلے سے زیادہ ہے اور جسم میں بیحد کمزوری ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اچھی صحت والی لمبی زندگی دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سعید احمد صاحب کارکن دفتر مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ زینب بی بی صاحبہ زوجہ مکرم فیض محمد صاحب مورخہ یکم مئی 2012ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر 70 سال وفات پا گئیں۔ انہیں 5 روز قبل ہسپتال میں داخل کروایا گیا تھا۔ ڈاکٹروں کی انتھک کوششوں کے باوجود جانبر نہ ہوسکیں۔ مورخہ 2 مئی کو صبح 10 بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں ان کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے پڑھائی۔ اس کے بعد قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری مبارک احمد طاہر صاحب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ پانچ وقت کی نمازی اور بڑی خوبیوں کی مالک تھیں مرحومہ کی بڑی بیٹی مکرمہ زرینہ بی بی صاحبہ، داماد مکرم منظور احمد صاحب اور ایک نواسی نسرین جو آٹھویں جماعت میں پڑھتی تھی، 1996ء میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے تھے۔ آپ نے اس صدمہ کو بڑے حوصلہ سے برداشت کیا۔ اس کے بعد تمام اہل وعیال بستی سہرانی ضلع ڈیرہ غازی خان سے ربوہ آ گئے۔ اپنی مرحومہ بیٹی کے 5 بچوں کی پرورش بھی انہوں نے ہی کی۔ مرحومہ نے اپنے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹی مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ محمد یقین صاحب سابق کارکن نظارت علیا حال مقیم کینیڈا، دو بیٹے خاکسار اور مکرم ریاض احمد صاحب کارکن دارالضیافت چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت کرتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

تبدیلی نام

محترمہ وردہ نعیم صاحبہ بنت مکرم نعیم اقبال صاحب ساکن نصیر آباد عزیز ربوہ تحریر کرتی ہیں۔ کہ میں نے اپنا نام وردہ عامر سے تبدیل کرکے وردہ نعیم رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

☆.........☆.........☆.........☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

18 مئی 2012ء

5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم و درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:15 am	دورہ حضور انور
7:45 am	جاپانی سروس
8:10 am	ترجمۃ القرآن
9:25 am	آئینہ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:25 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	دورہ حضور انور۔ بینن
12:55 pm	سرائیکی سروس
1:35 pm	راہ ہدیٰ
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	فقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
6:15 pm	سیرت النبی ﷺ
6:50 pm	تلاوت قرآن کریم
7:05 pm	یسرنا القرآن
7:30 pm	بنگلہ سروس
8:35 pm	روحانی خزائن کوئز
9:00 pm	مسلم سائنسدان
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 مئی 2012
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	دورہ۔حضور انور

19 مئی 2012ء

12:30 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:25 am	فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 مئی 2012ء
3:15 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:10 am	دورہ حضور انور۔ بینن
7:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 مئی 2012
8:25 am	راہ ھدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:40 am	الترتیل
12:05 pm	خدام الاحمدیہ یوکے کا اجتماع
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سٹوری ٹائم۔ بچوں کیلئے دینی کہانیاں
1:50 pm	سوال وجواب
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 مئی 2012ء
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	سٹوری ٹائم
5:40 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن LIVE
7:10 pm	بنگلہ سروس
8:15 pm	ہمارا آقا
9:00 pm	راہ ہدیٰ LIVE
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	خدام الاحمدیہ یوکے کا اجتماع

چونڈی
دانت نکالتے بچوں کے دستوں کیلئے
حب مسان
بچوں کے سوکھا پن اور لاغری کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ :041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ :041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئرڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیرکنڈیشننگ
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258
(بکنگ جاری ہے)

خبریں

سپریم کورٹ نے توہین عدالت کیس کا تفصیلی فیصلہ سنا دیا سپریم کورٹ آف پاکستان نے این آر او عملدرآمد کیس کے حوالے سے وزیراعظم یوسف رضا گیلانی کے خلاف توہین عدالت کیس کا تفصیلی فیصلہ جاری کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ وزیراعظم نے جان بوجھ کر عدالتی حکم کا تمسخر اڑایا۔ توہین عدالت کا ممکنہ نتیجہ وزیراعظم کی رکنیت سے نااہلی ہے۔ اعلیٰ ترین عہدیدار احکامات پر عمل نہیں کرے گا تو سارا عدالتی نظام تباہ ہو جائے گا اور عوام بھی ان کے نقش قدم پر چلیں گے۔

سلالہ حملے اور ریمنڈ کی رہائی پر اوباما انتظامیہ سے اختلاف، کیمرون منٹر کا توسیع لینے سے انکار پاکستان میں تعینات امریکی سفیر کیمرون منٹر نے سلالہ چیک پوسٹ حملے اور ریمنڈ ڈیوس کی رہائی پر اوباما انتظامیہ سے اختلافات کے باعث اپنی تعیناتی کی مدت میں توسیع نہ لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ان کی جگہ کابل میں تعینات امریکی سفارت کار رچرڈ اولسن کو نیا سفیر بنائے جانے کا امکان ہے۔ مختلف ممالک میں امریکی سفیر بالعموم 3 سال کیلئے تعینات کئے جاتے ہیں۔ پاکستان میں سلالہ چیک پوسٹ پر حملے اور ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کے تنازع سمیت امریکی سفیر اپنی حکومت کے بعض اقدامات پر ناراض بھی ہیں دوسری جانب اوباما انتظامیہ کے مطابق کیمرون منٹر پاکستان کیلئے موزوں سفیر نہیں تھے۔

شمالی وزیرستان میں شر پسندوں کا فوجی قافلے پر حملہ سیکیورٹی فورسز اور شدت پسندوں کے مابین ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کا سمجھوتہ طے پایا تھا لیکن اس کے باوجود مسلح افراد نے میران شاہ کے قریب فوجی قافلے پر راکٹوں سے حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں 12 اہلکاروں سمیت 19 افراد ہلاک جبکہ 100 کے قریب زخمی ہو گئے۔

پاکستان اور بھارت کا نئی ویزا پالیسی پر اتفاق ہو گیا پاکستان میں تعینات بھارتی ہائی کمشنر شرت سبھروال نے کہا ہے کہ پاک بھارت نئی ویزا پالیسی پر اتفاق ہو گیا ہے اور دونوں ممالک کے سیکرٹریز داخلہ جلد اس پر دستخط کر دیں گے۔ اس معاہدے سے دونوں ممالک کے عام لوگوں کو تین روز میں ویزہ جاری کر دیا جائے گا۔ دونوں ممالک خطے سے غربت کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ نئی ویزا پالیسی سے عوام ایک دوسرے کے قریب آئیں گے جس سے حکومت کی سطح پر بھی تعلقات میں بہتری آئے گی۔

پاکستان چین نے مزید 4 ایف 22 پی فریگیٹ حاصل کرے گا پاکستان چین سے مزید 4 ایف 22 پی فریگیٹ جو کہ زمین سے فضا میں مار کرنے والے جدید میزائل سسٹم سے لیس ہے حاصل کرے گا۔ جنہیں پاکستان میں ہی تیار کیا جائے گا۔ پاکستان اس سے پہلے بھی 4 ایف 22 پی فریگیٹ جنگی بحری جہاز حاصل کر چکا ہے۔

ایئر انڈیا کے پائلٹوں کی ہڑتال بھارت کی قومی کمپنی ایئر انڈیا کے پائلٹوں نے ایک بار پھر ہڑتال شروع کر دی۔ بھارتی میڈیا کے مطابق ہڑتال کا آغاز اس وقت ہوا جب ایئر انڈیا کے 100 پائلٹوں نے بیماری کی درخواست دے کر کام کرنے سے انکار کر دیا۔ کہا جا رہا ہے کہ مزید پائلٹس بھی ان ہڑتالی پائلٹس کا ساتھ دے سکتے ہیں۔ ہڑتال کی وجہ سے کئی بین الاقوامی پروازیں ملتوی کر دی گئی ہیں۔ جبکہ اچانک ہڑتال سے مسافروں کو بھی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔

پاکستانی یونیورسٹیوں میں زراعت توانائی کے مراکز قائم کرنے کیلئے امریکا سے معاہدہ امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یو ایس ایڈ) کے منتظم ڈاکٹر راجیو شا نے چیئرمین ہائیر ایجوکیشن کمیشن ڈاکٹر جاوید لغاری کے ساتھ پاکستان کی یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم کے تین مراکز بنانے کیلئے مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کئے۔ امریکی اعانت سے یہ مراکز اطلاقی تحقیق، ماہرین کی تربیت، یونیورسٹیوں کے درمیان رابطوں اور پالیسی سازی کے عمل میں شرکت کے ذریعے پاکستان میں پانی، توانائی اور زراعت کے شعبوں میں ترقی کے عمل کو فروغ دیں گے۔ ڈاکٹر راجیو شا نے دستخطوں کی تقریب میں بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں پاک امریکہ تعاون چھ عشروں سے زیادہ عرصے پر محیط ہے۔ یہ نیا پروگرام ملکی معیشت کی ترقی میں مدد دینے کیلئے پاکستان میں جامعاتی نظام کو مضبوط بنانے کی ہماری مشترکہ کوششوں میں ایک نیا سنگ میل ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے مراکز کا قیام یو ایس ایڈ کے مالی تعاون سے جاری 121 ملین ڈالر مالیت کا پانچ سالہ پروگرام ہے۔ امریکی اعانت سے زراعت اور تحفظ خوراک کیلئے اعلیٰ تعلیم کا مرکز پنجاب کی فیصل آباد زرعی یونیورسٹی میں قائم کیا جائے گا۔ پانی کے حوالے سے اعلیٰ تعلیمی مرکز جامشورو میں مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میں قائم ہو گا۔ اسی اثناء میں اسلام آباد کی نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (نسٹ) توانائی سے متعلق اعلیٰ تعلیم کا مرکز کھولے گی۔ توانائی کے حوالے سے ایک چھوٹا مرکز یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی پشاور میں قائم کیا جائے گا۔

ایران اگر چاہے تو ایک ماہ میں ایٹم بم بنا سکتا ہے کینیڈا کے وزیر خارجہ جان بیرڈ نے کہا ہے کہ ایران اگر چاہے تو ایک ماہ میں ایٹم بم بنا سکتا ہے۔ ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ میرا نہیں خیال کہ ایران نے ابھی تک ایسا کوئی فیصلہ کیا ہے۔ لیکن اگر اس نے جوہری ہتھیار بنانے کا فیصلہ کر لیا تو وہ بہت تیزی سے اپنے مقصد کو حاصل کر لے گا۔ جب آپ یورینیم کو بیس فیصد تک افزودہ کر لیں جبکہ آپ کے پاس تمام مواد موجود ہو اور تمام اجزاء آپ کے سامنے پڑے ہوں تو آپ کو وہ کام کرنے کیلئے صرف فیصلے کا انتظار ہوتا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 10 مئی

طلوع فجر	3:47
طلوع آفتاب	5:13
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:56

گلیوں، بازاروں، مارکیٹوں کو صاف رکھیں
حکیم منور احمد عزیز چک چھٹہ حافظ آباد والے دارالفتوح شرقی ربوہ
فون 0476214029 موبائل: 03346201283

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید وفروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

جرمن وکیور ریٹو ہومیو ادویات
ہر قسم کی جرمن وکیور یٹو ادویات کی وسیع ترین رینج کی خریداری کیلئے تشریف لاویں نیز سادہ گولیاں، ٹیوبز و ڈراپرز، 117 ادویات کا بریف کیس بھی دستیاب ہے
ڈاکٹر راجہ ہومیو کالج روڈ ربوہ
فون: 0476213156

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

سمیع سٹیل ٹریڈرز مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل
طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع
81-A سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
Mob:0321-9469946-0321-8469946
TeL:042-7668500-7635082

FR-10

سلطان آٹو سٹور + ورکشاپ
ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید وفروخت کی جاتی ہے
ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل ورکس
ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں
429 بی پاک بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فواد احمد: 0333-4100733
لقمان احمد: 0333-4232956

کمپیوٹر کورس میں داخلہ
کمپیوٹر سنٹر گورنمنٹ جامعہ نصرت میں درج ذیل کمپیوٹر کورسز میں داخلہ جاری ہے۔
خواہشمند طالبات 15 مئی 2012ء تک داخلہ لے سکتی ہیں مزید معلومات کیلئے کمپیوٹر سنٹر رابطہ کریں
Computer Basics (Beginner Level)
Web Development (Advanced Level)
برائے رابطہ 0476214719,0333 6707106:
www.jamianusrat.co.nr